فہرست

صفحہ	عنوان
۶	سب سے برکت والا نکاح کون سا ہے؟
۷	صحابہ کرام اور اکابر کے نکاح میں سادگی
۸	نکاح میں اسراف کا وبال
۸	نکاح میں گناہ کی رسمیں
۸	رزق میں بے برکتی کا سبب
۹	عزت کس سے ملتی ہے؟
۱۰	عقل پر عذاب کی علامت
۱۱	عشقِ مجازی سے بچنے کا مراقبہ
۱۲	عشقِ مجازی کی بربادیاں
۱۴	عورت کی حرمت کس میں ہے؟
۱۵	ائیر ہوسٹسوں کی ذلت آمیز ملازمت

بے پردگی کا عبرتناک انجام	۱۶
بدنظری سے ازدواجی زندگی کی بربادی	۲۰
مریض کو معالج پر اعتراض کا حق نہیں	۲۱
حسنِ فانی کا پوسٹ مارٹم کرنا کسی کی بے حرمتی نہیں	۲۳
متقی شوہر بیوی سے زیادہ محبت کرتا ہے	۲۴
بے وقوفی خدا کا قہر ہے	۲۵
شیخ پر اعتراض کرنا محرومی کی علامت ہے	۲۵
عشقِ مجازی کا علاج	۲۶
بدفعلی سے بچنے کا واحد راستہ حسینوں سے دوری ہے	۳۰
صحبت اہل اللہ کی نعمت	۳۱
پاکستان اسلامی سلطنت ہے	۳۲
صلہ رحمی کے حق دار کون ہیں؟	۳۳
زبان قابو میں رکھیں	۳۳
نکاح کرنا کب سنت ہے؟	۳۴

ضروری تفصیل

نامِ وعظ: بے پردگی کی تباہ کاریاں

نامِ واعظ: شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دام ظلالهم علينا الى مأة و عشرين سنة

تاریخِ وعظ: ۴؍صفر المظفر ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۶؍اگست ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک

وقت: قبل نمازِ جمعہ

مقام: مسجد اشرف، گلشن اقبال نمبر۲، کراچی۔

موضوع: بے پردگی، بدنظری اور عشقِ مجازی کے مفاسد

مرتب: یکے از خدام حضرت والا مدظلہم العالی (سید عشرت جمیل میرؔ صاحب)

کمپوزنگ: مفتی محمد عاصم صاحب

اشاعتِ اوّل: صفر المظفر ۱۴۳۰ھ مطابق فروری ۲۰۰۹ء

تعداد: ۲۲۰۰

باہتمام: ابراہیم برادران سلمہم الرحمٰن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بے پردگی کی تباہ کاریاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَفَمَنْ زُیِّنَ لَہٗ سُوْٓءُ عَمَلِہٖ فَرَاٰہُ حَسَنًا (سورۃ فاطر، آیۃ: ۸)
وَقَالَ تَعَالٰی قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ
وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ (سورۃ نور، آیۃ: ۳۰)

آج سنت کے مطابق ایک نکاح ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ نماز سے پہلے نکاح ہو جائے لیکن اگر مضمون سمیٹنا مشکل ہو گیا تو پھر ان شاء اللہ بعد نمازِ جمعہ نکاح ہو گا اور نکاح کے متعلق بھی کچھ بات سنائی جائے گی بلکہ آج زیادہ تر نکاح کے متعلق مسائل بیان کیے جائیں گے۔

سب سے برکت والا نکاح کون سا ہے؟

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ مُؤْنَۃً﴾
(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب النکاح)

سب سے برکت والا نکاح وہ ہے جس میں خرچ کم ہو اور سادگی ہو۔ بے جا اخراجات میں پیسہ اُڑانے سے بہتر ہے کہ وہی پیسہ بچا کر اپنی بیٹی کو دے دو، داماد کو دے دو، مسجد میں دری بچھوا دو، کسی طالبِ علم کا خرچہ برداشت کرلو غرض اپنے شیخ سے مشورہ کر کے کسی صحیح مصرف میں لگا دو۔ دعوتِ ولیمہ جو مسنون ہے

وہ لڑکے کے لیے ہے جس کے گھر بیوی آتی ہے مگر آج اُلٹا معاملہ ہے، لڑکی والا بھی لڑکے کے ہمراہ آنے والے سینکڑوں باراتیوں کے کھلانے پلانے پر لاکھوں روپے خرچ کرتا ہے، جس کی پانچ لڑکیاں ہیں وہ چھ لاکھ کا انتظام سوچتا ہے اور پھر اس کی وجہ سے چوری کرتا ہے، ڈاکہ مارتا ہے، رشوت لیتا ہے اور لڑکے والوں پر بھی اتنی بڑی دعوتِ ولیمہ کرنا ضروری نہیں کہ شامیانہ لگے، دس ہزار آدمی آئیں اور لاکھوں روپے کھلانے میں خرچ ہوں، پانچ آدمی سے بھی ولیمہ ہوسکتا ہے، اگر کسی خاندان والے کو کوئی نہ بلائے تو اس کو شکایت کا حق نہیں ہے۔

صحابہ کرام اور اکابر کے نکاح میں سادگی

کراچی تو بہت بڑا شہر ہے مدینہ شریف کی چھوٹی سی بستی میں سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک صحابی حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی دعوتِ ولیمہ میں نہیں بلایا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے کپڑے پر خوشبو کا پیلا رنگ لگا دیکھ کر اندازہ لگایا اور پوچھا کہ شاید تم نے نکاح کرلیا لیکن آپ کو ذرا بھی ناگواری نہیں ہوئی کہ تم نے ہمیں دعوتِ ولیمہ میں کیوں نہیں بلایا۔

میرے شیخ شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم نے ایک بہت بڑے اور معزز خاندان میں اپنی بیٹی دی۔ پروفیسر حکیم عرفان اللہ صاحب مجلسِ شوریٰ دیوبند کے ممبر اور طبیہ کالج علی گڑھ کے بہت بڑے حکیم تھے، حضرت نے ان سے فرمایا کہ تم اپنے بیٹے کو لانا اور ایک بچہ اور لے آنا یعنی علی گڑھ سے ہردوئی تین آدمی سے زیادہ نہ آئیں، بس ابا جان آئیں، بیٹا جو داماد بننے والا ہے اور ایک بچہ اور لاسکتے ہیں چوتھا آدمی نہیں آئے گا۔ اس کو کہتے ہیں سادگی لیکن آج کہتے ہیں کہ سادگی اختیار کرنے سے ناک کٹ جائے گی، ارے ناک تو اللہ کے ہاتھ میں ہے اگر سادگی اختیار کرتے تو اللہ تعالیٰ کے

نزدیک ہماری عزت ہوتی۔

نکاح میں اسراف کا وبال

جب سے اُمت شادی بیاہ کے موقع پر خرافات اور تکلفات میں مبتلاء ہوئی ہے اس وقت سے مقروض ہونے، سودی قرضے اور رشوت لینے جیسی برائیوں میں مبتلا ہوگئی اور ان برائیوں کی جڑ یہی فضول خرچی اور اِسراف ہے۔ جب نکاح کی برکت کم خرچ کرنے میں ہے تو امت برکت کیوں نہیں لیتی، کیوں زیادہ خرچ کر کے نام ونمود کر کے برکت سے محروم ہوتی ہے۔

نکاح میں گناہ کی رسمیں

آج کل شادی بیاہ میں جو مووی بن رہی ہے میں اس کو موئی کہتا ہوں، پہلے زمانہ میں عورتیں جب کسی کو کوستی تھیں تو کہتی تھیں اری موئی یعنی مرنے والی، مووی میں بے حیائی کی حد ہے کہ دولہن اور دولہا کے ساتھ دولہا کے غیر محرم دوست اور رشتہ دار بھی کھڑے ہیں اور گھر گھر اس کی زیارت کرائی جاتی ہے، اپنی بیٹی اور بہو کو غیر مردوں کو دِکھا دِکھا کر انعام لیا جارہا ہے، حد ہے اس بے غیرتی کی! پھر کہتے ہیں کہ صاحب پریشانی ہے، روزی میں برکت نہیں ہے۔

رزق میں بے برکتی کا سبب

جب اللہ تعالیٰ کے غضب اور ناراضگی کو خریدو گے تو روزی میں برکت کہاں سے آئے گی؟ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ وظیفہ پڑھنے سے برکت لے لیں گے تو سن لو! وظیفہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت تو آئے گی لیکن اگر ہم گناہ نہیں چھوڑیں گے تو اللہ کا غضب بھی آئے گا۔ جب رحمت اور غضب آمنے سامنے ہوں گے تو راستہ کیسے ملے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ گناہ کرنے سے اللہ کے غضب کا ٹرک آئے گا اور وظیفہ پڑھنے سے اللہ کی رحمت کا ٹرک آئے گا، دونوں ایک دوسرے کو راستہ نہیں دیں گے، غضب نہیں ہٹے گا تو رحمت بھی نہیں ملے گی،

وظیفہ پڑھنے سے رحمت نہیں ملتی گناہ چھوڑنے پر رحمت ملتی ہے، گناہ چھوڑ کر پھر بے شک وظیفہ پڑھو۔

بتاؤ! کپڑوں پر پاخانہ لگا کر عطر لگاتے ہو یا کپڑا دھو کر عطر لگاتے ہو؟ اللہ کا ذکر عطر ہے مگر پہلے گناہوں کی بدبو دور کرلو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جب تک گناہ نہیں چھوٹتے آپ روزہ نماز ہی نہ کریں جو فرض، واجب اور سنتِ مؤکدہ ہے۔ نماز روزہ بھی کیجیے، اللہ کا نام بھی لیجئے لیکن اس عقیدہ کی اِصلاح ضروری ہے کہ گناہ چھوڑنا ضروری نہیں بس وظیفہ پڑھتے رہو سب کام ہو جائیں گے، نہیں! اللہ کی نافرمانی چھوڑنا سخت ضروری ہے، ایک سانس بھی خدائے تعالیٰ کی ناراضگی میں جینے والا اپنے اوپر خدا کے غضب کو حلال کرتا ہے اِلَّا اَنْ یَّتُوْبَ ہاں اگر توبہ کرلے۔

عزت کس سے ملتی ہے؟

ایک صاحب نے آج ہی مجھے بتایا کہ میں بیس سال کا جوان ہوں لیکن جب سے میں نے ڈاڑھی رکھی ہے تو ستر سال کی بڑھیا بھی مجھے چچا میاں کہہ کر میرا مذاق اڑا رہی ہے تاکہ چچا میاں سن کر ڈر جائے اور ڈاڑھی منڈا دے۔ میں نے اس نوجوان لڑکے سے کہا کہ ظالم! اگر ستر برس کی بڑھیا تجھ کو چچا میاں کہتی ہے تو اس میں تیری عزت ہے یا ذلت ہے؟ تجھے تو اس عزت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اسی طرح آج اگر کوئی سترہ اٹھارہ سال کی لڑکی برقعہ پہن لے تو اس کے خاندان والے اس کو کیا کہتے ہیں؟ اماں ذرا راستہ دے دو، اب وہ اٹھارہ سال کی لڑکی ڈر جاتی ہے کہ برقعہ سے تو ہمیں اماں بننا پڑا ارے ظالم! تجھے اللہ عزت دے رہا ہے کہ بڑے بڑے تجھے اماں کہہ رہے ہیں، شکر ادا کر کہ اللہ نے تجھے عزت دی کیا تو یہ چاہتی ہے کہ لوگ تجھے چھوکری کہیں؟

میرے ایک دوست، علامہ شبلی کے بھتیجے، ساٹھ سال کی عمر تھی، ماشاء اللہ

ان کی بڑی خوبصورت ڈاڑھی تھی، وہ بس پر سوار ہوئے تو جولڑکے بیٹھے تھے وہ کھڑے ہوگئے اور کہا کہ چچا میاں آپ میری سیٹ پر بیٹھ جائیں۔ ایک صاحب ان سے دس سال بڑے ستر سال کے اپ ٹو ڈیٹ ٹائی لگائے ڈاڑھی منڈائے ہوئے کسی اچھے دفتر میں ملازم تھے انہوں نے میرے دوست سے پوچھا کہ آپ کی کیا عمر ہے؟ انہوں نے کہا ساٹھ سال تو اس نے لڑکوں سے کہا میں ان سے دس سال بڑا ہوں تم لوگ مجھے کیوں نہیں بٹھاتے، مجھے چچا کیوں نہیں کہتے؟ تو لڑکوں نے کہا کہ تم تو بھتیجے لگ رہے ہو، چچا کہاں لگ رہے ہو، چچا تو جب لگو گے جب اتنی بڑی ڈاڑھی رکھو گے۔

عقل پر عذاب کی علامت

ایک غضب اور ہے، بس کیا کہوں غضب بالائے غضب ہے کہ نیک خاندان کی لڑکی نماز روزے والی، برقعہ اوڑھنے والی پیسے کے لالچ میں اس کے ماں باپ نے اسے امریکی تعلیم یافتہ بددین بے نمازی مسٹر کو دے دیا، جب وہ برقعہ اوڑھ کر اپنے شوہر کے گھر گئی تو شوہر نے برقعہ میں آگ لگا دی اور کہا کہ تمہیں لپ اِسٹک لگا کر، میک اپ کرکے، ننگے لباس میں ٹیڈی بن کر میرے ساتھ کلفٹن چلنا پڑے گا، الفسٹن اسٹریٹ جانا ہوگا، میرے دوستوں اور رشتہ داروں سے ملنا ہوگا، یہ پرانے زمانہ کا برقعہ اوڑھا تو میری تو عزت اُڑ جائے گی، لوگ کہیں گے کہ یہ کیسی پرانے فیشن کی برقعہ والی بیوی لے آیا۔ آہ! جس چیز کو اللہ اور رسول نے عزت بخشی تھی آج مسلمان اس کو ذلت سمجھ رہے ہیں۔ بتاؤ! عورت کی عزت کس چیز میں ہے، پردے میں رہنے میں ہے یا ننگا پھرنے میں؟ کیا کوئی شریف اور باحیا عورت چاہتی ہے کہ غیر مرد اس کے بالوں اور گالوں کو بری نظروں سے دیکھ کر سیٹیاں بجائیں، عورت کا احترام یہی تھا کہ وہ نماز روزہ کرتی، شوہر کی خدمت کرتی، بچوں کی پرورش کرتی اور برقعہ

پہن کر باہر نکلتی لیکن آج شوہر فیشن ایبل بیوی کو ساتھ لے کر بازاروں میں پھرنا اپنی عزت سمجھتا ہے، اگر بیوی برقعہ والی ہو تو انہیں شرم آتی ہے، یہ کیا عزت ہے کہ تمہاری بیوی کو دوسرے لوگ دیکھ رہے ہیں، بے شرمی اور بے غیرتی کی حد ہے۔ جب انسان اللہ کی نافرمانی کرتا ہے تو اس کی عقل پر بھی عذاب آجاتا ہے اور اُسے اچھی بات بری لگنے لگتی ہے۔

اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَفَمَنۡ زُیِّنَ لَهٗ سُوۡٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا﴾

(سورۃ الفاطر، آیۃ:۸)

یعنی شیطان برائی کو اچھا کر کے دکھاتا ہے پھر بری باتوں کو لوگ اچھا سمجھنے لگتے ہیں۔ جیسے خواتین بے پردگی کو اچھا سمجھ رہی ہیں، مگر جو خواتین نیک ہیں وہ پردے سے رہتی ہیں، برقعہ استعمال کرتی ہیں وہ اللہ والی ہیں، نماز روزہ والی ہیں، ان کا احترام ہم پر لازم ہے، ہم ان سے دعا لیتے ہیں لیکن جو عورت بے پردہ پھرتی ہے، اپنے گالوں اور بالوں کو دِکھا کر مردوں کا ایمان لوٹتی ہے ایسی عورت کا احترام ہم ہرگز نہیں کریں گے۔ ہماری اکثر تقاریر کا موضوع یہی ہوتا ہے کہ بے پردہ عورتوں کے گال اور کالے بال ہمارے نوجوان بچوں کا ایمان نہ ضائع کردیں۔

عشقِ مجازی سے بچنے کا مراقبہ

میرا ایک دوست ہانگ کانگ گیا۔ ہانگ کانگ میں بے حد بے پردگی ہے، وہاں سرِ عام لڑکیاں مردوں کو بلاتی ہیں کہ یہاں آؤ، ہم حمام میں مالش کریں گے، نہلائیں گے۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اگر خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال بلاک نمبر ۲ کی تقریریں ہم نے نہ سنی ہوتیں اور اللہ کے غضب اور قہر اور قبرستان میں حسن کی ویرانیاں اور اپنا قبر میں جانا سامنے نہ ہوتا تو ہم زِنا میں

مبتلاء ہوجاتے۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عشقِ مجازی کا مرض تین قسم کا ہوتا ہے، بعض لوگوں کو حسین لڑکوں سے عشق ہوتا ہے لڑکیوں کی طرف اُنہیں بالکل میلان نہیں ہوتا اور بعض کو حسین لڑکیوں کی طرف میلان ہوتا ہے، اُن کو لڑکوں سے گھن آتی ہے اور بعض کو دونوں طرف میلان ہوتا ہے یعنی لڑکا مل گیا اس سے منہ کالا کرلیا اور لڑکی مل گئی تو اس سے منہ کالا کرلیا۔ اب بتاؤ یہ حسن کی بے حرمتی ہے یا نہیں؟ میں صرف عورتوں کو نہیں کہتا حسین لڑکوں کا بھی نام لیتا ہوں جب میں کہتا ہوں کہ اگر تم کو کسی حسین لڑکے سے عشق ہے تو قبرستان میں جا کر دیکھو کہ اس کے گال اور بال کا کیا حال ہے اور گناہوں کے اعضاء کس طرح خاک ہوگئے، سب چیزیں مٹی ہوگئیں، تم جن گالوں کو بوسہ دیتے تھے اور جن آنکھوں سے متأثر تھے ذرا قبرستان میں تلاش کرو کہ وہ مٹیاں کہاں گئیں۔ اسی لیے میرا شعر ہے ؎

کسی خاکی پہ مت کر خاک اپنی زندگانی کو
جوانی کر فدا اس پر کہ جس نے دی جوانی کو

عشقِ مجازی کی بربادیاں

بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ کے ہاں عشقِ مجازی اور بدنظری کا موضوع زیادہ رہتا ہے۔ میں اُن کو یہ جواب دیتا ہوں کہ کسی گاؤں میں ہیضہ پھیلا ہو تو زُکام اور نزلہ کی فکر کی جائے گی یا ہیضے کی؟ بدنظری، حسن کی عریانی، ویڈیو، سینما، فلمی گانے آج ہمارے نوجوان بچوں کو کس طرح تباہ کررہے ہیں، گھر میں مینڈک کی طرح بیٹھنے والو! تمہیں کیا پتا کہ کیا ہورہا ہے، جب تک حسن کی ویرانیاں اور قبرستان کے حالات نہیں بیان کیے جائیں گے ہمارے نوجوانوں کے ایمان ان ٹیڈیوں سے جو ننگی پھر رہی ہیں ضائع ہوتے رہیں گے۔

ایک بہت شریف سید نوجوان کو میں نے دیکھا کہ اس کا چہرا پیلا پڑ گیا تھا، چہرہ کی ہڈیاں اُبھر آئی تھیں اور آنکھیں اندر کو دھنس گئی تھیں، میں نے پوچھا کہ تمہیں کیا ہو رہا ہے، ٹی بی ہو رہی ہے؟ کہنے لگا کہ نہیں! ایک لڑکے نے مجھے حالتِ زنا کی ننگی فلم دِکھا دی جس کو ویڈیو کہتے ہیں، اب چھ مہینے ہو گئے میں نے نماز نہیں پڑھی، ہر وقت ناپاک رہتا ہوں، میرا خیال ہر وقت وہیں لگا رہتا ہے، سجدے میں بھی وہیں خیال رہتا ہے، نماز پڑھتا ہوں تو سجدے میں وہی ننگی فلم سامنے ہوتی ہے۔ آہ! اُمت کی بربادی پر آج اگر یہ موضوع اختر زیادہ بیان کرتا ہے تو بعض احمق اور بیوقوفوں کو یہ اِشکال ہوتا ہے کہ صاحب یہ مرض یہاں کیوں زیادہ بیان کیا جاتا ہے۔ میں جسمانی حکیم بھی ہوں، میرے پاس ایسے اُجڑے ہوئے، ویران نوجوان آئے جنہوں نے کہا کہ ہم زہر کھا لیں گے، بدکاری، بدعملی سے اتنا زیادہ منہ کالا کیا کہ اب ہمارے اندر طاقت نہیں رہی اور شادی ہونے والی ہے، ہمارا علاج کرو۔ انہیں یہ زہر کیوں کھانا پڑا؟ اس پر میرا شعر ہے

حسینوں سے جسے پالا پڑا ہے
اسے بس سنکھیا کھانا پڑا ہے

اس کے دو معنی ہیں۔ اگر جدائی ہو گئی اور حسین کو نہیں پایا تو اس کے غم میں سنکھیا کھا کر مر گئے اور اگر وہ معشوقہ مل گئی تو اسٹاک اتنا زیادہ ضائع کر دیا کہ نامرد ہو گئے اب سنکھیا کا کشتہ کھانا پڑا، دونوں حالتوں میں یعنی حالتِ وصل میں بھی اور جدائی میں بھی سنکھیا کھانا پڑا۔ عشقِ مجازی کی بربادیوں کی اتنی داستانیں میرے سینے میں ہیں کہ اگر حسن و عشق کے تصادم کی بربادیوں اور صحت کی خرابیوں اور ایمان کی ویرانیوں پر کتاب لکھوں تو پانچ ہزار صفحے کی کتاب ہو گی پھر بھی میں نے ایک مختصر سی کتاب لکھی ہے اس کا نام ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' ہے، کتب خانہ میں دستیاب ہے اس کو پڑھیے۔

عورت کی حرمت کس میں ہے؟

اگر کسی شخص کو میرا یہ موضوع پسند نہ آئے وہ میری خانقاہ چھوڑ دے، میرے پاس نہ وہ مرد آئے اور نہ وہ عورت آئے جس کو میری تقریر سے مناسبت نہ ہو اور وہ کہتی ہو کہ جب آپ حسن کی ویرانیاں اور عورت کی بے حرمتی بیان کرتے ہیں تو مجھے بہت پریشانی ہوتی ہے۔ آپ بتائیے! حسن کی ویرانیاں اور تباہ کاریاں پیش کرنا تاکہ نوجوانوں کا ایمان بچ جائے اور فلمی دنیا میں جو عورتیں ننگی پھر رہی ہیں ان کے فتنے سے ہمارے نوجوانوں کی زندگی بچ جائے یہ عورت کی بے حرمتی ہے یا اس کی حرمت اور عزت ہے کہ اس کے حسن کی فنائیت دکھا کر اس کو بوالہوس، لالچی، بدکار اور فاسق لوگوں سے بچایا جائے، یہ دوسری بات ہے کہ کوئی ایسی آوارہ ہو جس کو خطرہ ہو کہ ایسی باتیں سن کر کہیں میرے آشنا کی نظر میں میرے حسن کی قیمت نہ گھٹ جائے تو ایسی نالائق عورتیں ہماری مخاطب نہیں۔

مجھے ایسی روحوں کی ضرورت نہیں ہے جن کو میری تقریر سے پریشانی ہوتی ہو، میں پھر اعلان کرتا ہوں کہ اگر کسی کو میری تقریروں سے فائدہ نہیں ہوتا تو سمجھ لو کہ اس کو مجھ سے مناسبت نہیں ہے لہٰذا میری تقریر کی اصلاح کرنے کی کوشش نہ کیجئے نہ مرد نہ عورت، جو مریض یا مریضہ ڈاکٹر کی اصلاح کرے ڈاکٹر پر فرض ہے کہ اس کو ہسپتال سے گیٹ آؤٹ کر دے۔ آپ بتائیے! آلو بیچنے والی یا سبزی بیچنے والا کسی ڈاکٹر کو یہ مشورہ دے سکتے ہیں کہ آپ کا کیپسول ڈھائی ہزار ملی گرام کا کیوں ہے، اس سے کم میں بھی کام چل سکتا ہے۔ اسی طرح کسی روحانی مریض کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے روحانی معالج کو یہ مشورہ دے کہ صاحب یہاں یہ مضمون کیوں زیادہ بیان ہوتا ہے۔ میں بیس سال سے یہ کام کر رہا ہوں اور لوگ میرا اتنا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آہ! آپ کی تقریر سننے سے قبل ہم بہت ہی خطرناک اور بہت ہی بھیانک زندگی میں تھے، اِن تقریروں کی برکت سے

اللہ تعالیٰ نے ہمیں عشقِ مجازی اور عورتوں کے چکر سے نجات بخشی۔

وہ نیک بیویاں جو پردے دار ہیں، اللہ والی ہیں اِن تقریروں سے وہ ہماری مراد نہیں ہوتیں، ہم تو ان کی دعائیں لیتے ہیں۔ ایسی خواتین کے جب ٹیلیفون آتے ہیں تو میں ان سے کہتا ہوں کہ میری صحت کے لیے دعا کیجئے گا، کوئی خاتون کہتی ہے کہ ہم عمرہ پر جارہے ہیں ہمارے لیے دعا کیجیے تو ہم بھی ان سے دعا کا کہتے ہیں، ایسی خواتین کو ہم اللہ والی سمجھتے ہیں۔ میں تو خود ان کی تعریف کرتا ہوں لیکن جن کی برائیاں بیان کرتا ہوں اس سے وہ خبیث عورتیں مراد ہیں جو بازاروں میں بے پردہ ننگی پھرتی ہیں۔ کچھ تو عقل استعمال کریں، انسان کو اتنا پاگل اور احمق بھی نہیں ہونا چاہیے، میری مراد کو سمجھو، میں خواتین کی بے حرمتی نہیں کرتا، میں اللہ والی عورتوں کا بے حد احترام کرتا ہوں، ان کی دعاؤں کا میں محتاج ہوں، میں ان سے سوال بھی کرتا رہتا ہوں کہ ہم کو بھی دعاؤں میں یاد رکھنا۔ جب ہم کسی کے حسن کی ویرانیاں بیان کرتے ہیں تو اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو بس اسٹاپوں پر ننگی پھر رہی ہیں، مخلوط تعلیم میں شامل ہیں، لڑکوں کو اشارے کر رہی ہیں اور ہمارے نوجوان بچوں کا ایمان ضائع کر رہی ہیں۔ میں اِس حسن کا احترام کروں؟ ایسے حسن کے احترام پر میں لعنت بھیجتا ہوں جو ہمارے نوجوان بچوں کا ایمان ضائع کردے۔

ائیر ہوسٹسوں کی ذلت آمیز ملازمت

میرا ہوائی جہاز پر رات دن سفر کا اتفاق ہوتا ہے، میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ معزز گھرانے کی لڑکیاں ہیں لیکن وہاں دوپٹہ اُتارے کھانا لے کر دوڑتی ہیں اور فضائی ماسیاں بنی ہوئی ہیں اور پائیلٹ اور ہوائی جہاز کے نوجوانوں اور غیر مردوں کے عملہ کے ساتھ سیٹ پر ٹانگ سے ٹانگ ملا کر بیٹھتی ہیں اور گپ شپ ہو رہی ہے یہاں تک کہ ایک مرتبہ میرے شیخ اور میں بیٹھے

ہوئے تھے، عمرہ یا حج کا سفر تھا کہ ایک ایئر ہوسٹس اپنے گھٹنے میرے گھٹنے سے لگا کر قریبی سیٹ پر بیٹھ گئی تو ہم لوگوں نے فوراً عملے کو اطلاع کی اور جو حکام اور جاننے والے دوست تھے ان سے کہا کہ بھائی اس لڑکی سے کہہ دو کہیں اور جا کر بیٹھ جائے۔ تو یہ آپ کی بہو بیٹیوں کی نظارہ بازی ہو رہی ہے، اب بتائیے کہ ان کے حسن کی وہاں بے حرمتی ہو رہی ہے یا اختر کی تقریر سے بے حرمتی ہوتی ہے۔ تمہیں اس بات کا تو غم نہیں ہوا کہ بہو بیٹیاں باہر بے پردہ پھر رہی ہیں اور مرد ان کو بری نظر سے دیکھ رہے ہیں، وہاں بے حرمتی نظر نہیں آتی، خدا اس کی عقل سے عذاب دور کردے جس نے مجھے ٹیلیفون کیا۔ اس بے پردگی اور عشقِ مجازی سے ایسے ایسے خطرناک حالات پیدا ہوئے جن کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، ایسے دو قصے سناتا ہوں۔

بے پردگی کا عبرتناک انجام

حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وعظ میں بیان کرتے ہیں تقسیمِ ہند سے پہلے ایک شوہر اپنی اپ ٹو ڈیٹ بیوی کو خوب عمدہ لباس پہنا کر شملہ پہاڑ کی ہوا کھلا رہا تھا، جیسے پاکستان میں مری ہے ایسے ہی ہندوستان میں شملہ ہے، اُس زمانے میں وہاں انگریزوں کے بنگلے ہوتے تھے، گرمی کا موسم تھا، ایک انگریز افسر کے بنگلے پر بندوق لیے دو گورے فوجی چوکیدار کھڑے تھے، یہ مسٹر اپ ٹو ڈیٹ ٹائی لگائے ہوئے اپنی بے پردہ نوجوان بیوی کو خوب بنا سنوار کر اس کے فیشن دِکھا رہے تھے کہ یہ زمانہ ماڈرن زمانہ ہے، ہم تعلیم یافتہ اور ترقی یافتہ لوگ ہیں، نعوذ باللہ اب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پرانا زمانہ نہیں رہا۔ ذرا اب اس ترقی یافتہ زمانے کی بے پردگی کا عذاب سنیئے جو حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وعظ میں بیان کیا اور جسے آج میں مسجد میں بیان کر رہا ہوں، ان دونوں چوکیداروں کو لندن سے آئے ہوئے سال بھر ہو گیا تھا،

شہوت کی آگ لگی ہوئی تھی، بے پردہ عورت کو دیکھا تو بتاؤ کیا حال ہوا ہوگا؟ ارے ظالمو! اسی لیے کہتا ہوں کہ اپنے اوپر رحم کرو، اب بھی میری تقریر کی قدر کرلو اور اگر پھر بھی تم کو فائدہ نہیں ہوتا تو خانقاہ میں آنا چھوڑ دو۔ عورت کو بے پردہ پھراتے ہو لیکن ایک پاؤ گوشت تھیلے میں چھپا کر لے جاتے ہو کہ کہیں چیل نہ اُڑا لے جائے، ایک پاؤ دودھ کو بلی سے چھپاتے ہو کہ کہیں بلی دودھ نہ پی جائے اور ایک ہزار کے نوٹ جیب میں ہیں تو جیب پر ہاتھ رکھتے ہو کہ کوئی جیب کترا ہاتھ نہ دِکھا دے جبکہ ان چیزوں میں خود چل کر جانے کی صلاحیت نہیں ہے، نوٹ میں اتنی طاقت نہیں کہ چل کر جیب کترے کے پاس چلا جائے، دودھ میں اتنی طاقت نہیں کہ بلی کے پاس چلا جائے، گوشت میں اتنی طاقت نہیں کہ اڑ کر چیل کے پاس پہنچ جائے لیکن عورت کے اندر یہ خاصیت ہے کہ وہ خود سے کہیں چلی جائے۔ اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ عورتیں عاشق ہوکر گھر سے بھاگ گئیں تو ایک پاؤ دودھ کی قدر کرنے والو! ایک پاؤ گوشت کی حفاظت کرنے والو! جیب میں ایک ہزار کے نوٹ پر ہاتھ رکھ کر جیب کتروں سے بچانے والو! اپنی بہو بیٹیوں کو اکیلے بھیجتے ہوئے تمہیں شرم و غیرت نہیں آتی۔

میں ناظم آباد میں بیس سال رہا ہوں، وہاں میرے ایک دوست نے جو ایک کالج کے پرنسپل تھے ایک قصہ سنایا کہ میرے پاس ایک صاحب آئے انہوں نے کہا کہ میری لڑکی تین دن سے گھر نہیں آئی، دیکھئے کیا آپ کے رجسٹر میں اس کی حاضری لگی ہوئی ہے؟ میں نے کہا کہ تمہاری لڑکی روزانہ سارے سبجیکٹ میں حاضر رہتی ہے، اب یہاں سے تمہارے گھر نہ جائے تو ہم اس کے ذمہ دار نہیں تو ابا جان کہتے ہیں OK,OK کوئی بھی اس کو نہ ٹوکے، ہماری طرف سے اوکے یعنی بس کالج کی غیر حاضری نہ ہو باقی کہیں بھی رہے، کسی بھی لڑکے کے پاس رہے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں، پرنسپل صاحب یہ کہہ کر رونے لگے

کیونکہ باشرع نمازی اور اللہ والے آدمی تھے، لہٰذا اگر میں عشقِ مجازی کے مرض کو بیان کرتا ہوں تو جس شخص کو میری باتوں سے مناسبت نہ ہو اور اس کو بجائے فائدہ کے یہ اعتراض ہوتا ہو کہ یہاں بار بار یہی مضمون بیان ہوتا ہے تو جس کو یہ مضمون اچھا نہ لگے وہ مفتی رشید احمد صاحب کے یہاں، مولانا سبحان محمود صاحب کے یہاں، مولانا تقی عثمانی صاحب کے یہاں یا مولانا مفتی ولی حسن صاحب غرض بہت سے بزرگوں کی مجلسیں ہورہی ہیں وہاں چلا جائے، اختر کو چھوڑ دے، ایسے شخص کو یہاں فائدہ بھی نہیں ہوگا، میں تو ہیضے کے مریض کو ہیضے ہی کا انجکشن لگاؤں گا لہٰذا جس شخص کو مجھ سے مناسبت نہ ہو وہ میری مجلس میں نہ آئے۔ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بزرگوں سے فائدہ ہمیشہ دو قسم کے لوگوں کو ہوتا ہے یا تو اس بزرگ سے انتہائی محبت ہو کہ اس کی ہر بات اچھی معلوم ہو یا انتہائی سمجھدار ہو کہ اس کو ہر بات سمجھ میں آجائے کہ اس میں یہ نکتہ ہے، اگر آدمی بے وقوف ہے یا غیر عاشق ہے جس کو حسنِ ظن نہیں ایسے لوگوں کو فائدہ نہیں ہوتا۔

میں پھر اعلان کرتا ہوں کہ میری اِصلاح کی فکر چھوڑ دو، مریض کو حق نہیں ہے کہ وہ ڈاکٹر کی اصلاح کرے، اگر آپ کو میری بات اچھی اور مفید لگے آپ آیئے سر آنکھوں پر، ہم آپ کے لیے دعا گو ہیں عرفات میں، منیٰ میں، مزدلفہ میں، روضۂ مبارک کے سامنے، بیت اللہ میں کہ اے خدا! جو خانقاہ میں آئے محروم نہ جائے، اس کو صاحبِ نسبت بنادے۔

میری دعا اور میری آہ و نالوں کی قدر کرو، بہت نالائق و احمق ہے وہ عورت جس نے مجھے یہ فون کیا ہے کہ صاحب حسنِ مجازی کا انجام بیان کرنے سے عورت کی بے حرمتی ہوتی ہے، اگر وہ عورت آج نہ آئی ہو تو جو خواتین آئی ہیں اس عورت تک میرا یہ پیغام پہنچادیں کہ وہ آئندہ ہرگز ہمارے یہاں نہ آئے،

میں یہی مضمون ہمیشہ بیان کرتا ہوں جس کا آج کل ہیضہ پھیلا ہوا ہے، جس سے امت کے بچے تباہ ہورہے ہیں۔

کاش! اُس جوڑے کو جو شملہ گیا ہوا تھا کوئی مولوی، کوئی اللہ والا سکھاتا کہ بیٹا اپنی بیوی کو باہر بے پردہ مت لے جاؤ ایسا نہ ہو کہ تمہاری بیوی کی حرمت لٹ جائے، چنانچہ ان دونوں فوجی چوکیداروں نے بندوق کے زور پر اس اپ ٹو ڈیٹ شخص کی بے پردہ بیوی کو زبردستی گھسیٹا اور شوہر کے سامنے منہ کالا کیا۔ دیکھو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ میں یہ قصہ ہے۔ اور ماڈرن بنو! اور اپنی بہو بیٹیوں کو بازاروں میں بے پردہ اور ننگا پھراؤ! اور یہ عذاب دیکھو یعنی شوہر ٹائی لگائے اپ ٹو ڈیٹ بنا ہوا کھڑا ہے اور اپنی بیوی کی ڈیٹ ایکسپائر ہوتے دیکھ رہا ہے کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے اور کچھ کرنے کی ہمت نہیں تھی کیوں کہ وہ بندوق والے تھے۔

اگر یہ برقعہ میں ہوتی تو یہ انجام نہ ہوتا۔ آج تک کسی برقعہ والی عورت سے زِنا نہیں ہوا۔ اگر ہوا تو پہلے وہ بے پردہ ہوئی تب مبتلا ہوئی، اگر پردہ میں رہتی تو محفوظ رہتی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ خبردار اپنی نگاہ کو کسی کی بیوی، کسی کی بیٹی، کسی کی بہو، کسی کی خالہ، کسی کی بہن، کسی کی ماں پر نہ ڈالو، یہ ہے عورت کا احترام، یہ احترام نہیں ہے کہ میں یہ مضمون بیان کرنا چھوڑ دوں اور تم سانڈ کی طرح پھرتی رہو، اگر تمہیں اپنی اصلاح مقصود ہے تو تم کو یہی سننا پڑے گا۔ بتاؤ! عورتوں کا احترام تقویٰ میں ہے یا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں ہے کہ عورت کے حسن کو اتنا زیادہ دِکھایا جائے جس سے لوگ اس کے عشق میں مبتلا ہو جائیں۔

جو خواتین پردہ سے رہتی ہیں، نماز روزے والی ہیں ان سے ہم خود دعا کے لیے کہتے ہیں۔ الحمد للہ یہاں مجمع میں بہت سی ایسی اللہ والی خواتین آتی ہیں

جن کی دعاؤں کے ہم مشتاق ہیں اور وہ اس بات کی شہادت بھی دے سکتی ہیں کہ جب کبھی ان کا ٹیلی فون آیا تو میں نے کہا کہ مجھے بھی دعا میں یاد رکھنا، اگر میرے قلب میں ان ماؤں بہنوں کا احترام نہ ہوتا تو میں ان سے دعاؤں کی درخواست کیوں کرتا لیکن میں چاہتا ہوں کہ کوئی آپ کی بیٹیوں کی عزت نہ لوٹے، آپ ان کو پردہ میں رکھیں، برقعہ اُوڑھائیں۔ یہ بے پردگی کا عذاب ہے کہ لوگ عورتوں کو اغواء کر کے ان کے ساتھ منہ کالا کر کے ان کو جان سے مار دیتے ہیں اسی لیے حکم ہے کہ اگر گھر سے نکلو تو پردہ سے نکلو، شادی بیاہ میں سادہ لباس میں جاؤ، تمہارے حسن پر کسی کی نظر نہ پڑے، تمہارا حسن تمہارے شوہر کو مبارک ہو۔

میں اپنے دوستوں سے یہی کہتا ہوں کہ جب کوئی حسین لڑکا نظر آئے تو فوراً کہو کہ اے خدا اس کے حسن کو اس کی بیوی کے لیے مبارک فرما، کیوں بھئی کوئی بیوی اپنے حسین نوجوان شوہر کا بوسہ لے تو جائز ہے یا نہیں اور اگر کسی حسین لڑکی پر اچانک بلا ارادہ نظر پڑ جائے تو یہ دعا کرو کہ اے خدا! اس کے حسن کو اس کے شوہر کے لیے مبارک فرما۔

بدنظری سے ازدواجی زندگی کی بربادی

بہت سی خواتین بے چاری روتی ہوئی تعویذ لینے آتی ہیں کہ میرا شوہر فلمی دنیا میں پھنس کر غیروں کی طرف مائل ہے، مجھے بھنگن کی طرح سمجھتا ہے، آہ! گھر گھر شہوت پرستی کا عذاب ہے اور مجھے یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ میں اس مضمون کو نہ بیان کروں۔ بتاؤ! مجھے پورے دو دن سے اس کی بے وقوفی پر اتنا صدمہ، اتنا غم ہے کہ جس کی حد نہیں۔ اکثر عورتیں فون پر روتی ہیں کہ بازاروں میں حسن کی عریانی اور بے پردگی کی وجہ سے وہ اپنے شوہر کی نگاہِ عنایت سے محروم ہیں، دوسری عورتوں کو دیکھ کر شوہر اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ تو حسن میں کم ہے، میری تو قسمت پھوٹ گئی، رشتہ کے وقت میری ماں نے تجھے ٹھیک سے نہیں

دیکھا۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ سڑکوں پر پھرنے والی عورتوں پر شیطان زیادہ لائٹ مارتا ہے، مسمیریزم (Mesmerism) کر دیتا ہے جس کی وجہ سے سڑکوں پر پھرنے والی عورتیں زیادہ حسین لگتی ہیں اور اپنی بیوی کم حسین لگتی ہے، یہ شیطانی مکر ہے، اللہ نے جو دے دی اس پر راضی رہو، حدیثِ پاک میں ہے کہ ہماری یہ مسلمان بیویاں جنت میں ان شاء اللہ حوروں سے زیادہ حسین کر دی جائیں گی۔ پرائی چیز کو پرائی چیز سمجھو، کسی کی چیز کو دیکھ کر للچانا اور اپنے دل کو تڑپانا اس سے بڑا بے وقوف کون انسان ہو سکتا ہے؟

آج سے پندرہ سال پہلے ایک صاحب ہسپتال میں داخل ہوئے اور ایک بے پردہ کم عمر نرس سے دل لگا بیٹھے، ان کی بیوی اور خاندان والے میرے پاس آ کر رونے لگے کہ ہم تو مر جائیں گے، اس شوہر کے لیے دُعا تعویذ کر دیں، میں بھی اللہ سے بہت رویا تب جا کر اس سے جان بچی اور خاندان جس میں غم کی آگ لگ گئی تھی وہ اس غم سے بچ گیا۔ اسی لیے کہتا ہوں کہ اس وقت ان مضامین کے بیان کی اشد ضرورت ہے، بہت سی ایسی لڑکیاں جن کی ابھی شادی نہیں ہوئی مجھ سے اِصلاح کا تعلق رکھتی ہیں انہوں نے خط میں لکھا کہ آپ کی تقریروں سے ہمیں بے حد فائدہ ہوا اور ہم بدنظری سے بچ گئے اور اخباروں میں بھی مردوں کی تصویریں تک نہیں دیکھتیں۔ بتاؤ! نوجوان لڑکیوں کو فائدہ ہو رہا ہے کہ نہیں؟ الحمدللہ! اتنا فائدہ ہو رہا ہے کہ میرے پاس عورتوں کے خطوط آتے ہیں، ٹیلی فون آتے ہیں کہ ہم آپ کے لیے، آپ کی زندگی کے لیے دعا کرتے ہیں کیونکہ آپ کی مجلس میں آنے سے ہمارے بہت سے گناہ چھوٹ گئے۔

مریض کو معالج پر اعتراض کا حق نہیں

لیکن ایسی پاگل کو کیا کہوں جس نے میرے دل کو زخمی کر دیا ایسی حماقت سے خدا سب کو بچائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ خدا اس کو ہدایت

دے اگر اس کو مجھ سے مناسبت نہیں، میری باتوں سے فائدہ نہیں تو دعا کیجئے کہ وہ میرے یہاں کبھی نہ آئے کیونکہ اس کا یہاں آنا بے کار ہے، جب فائدہ نہ ہوتو کیوں اپنی زندگی ضائع کرتے ہو، دوسرے علماء کے پاس چلے جاؤ لیکن ڈاکٹر کی اصلاح کا حوصلہ مت کرو، اس عورت نے فون پر میری اصلاح کرنے کی کوشش کی حالانکہ مریض کو کیا حق ہے کہ ڈاکٹر کو مشورہ دے، اگر ہمارے علاج سے تم کو فائدہ نہیں ہورہا تو کسی دوسرے ڈاکٹر کے یہاں چلی جاؤ، دوسرے ہسپتال میں داخلہ لے لو، یہ تو روحانی بیماری کا ہسپتال ہے، میری ان تقریریوں کو عام تقریر نہ سمجھو، آج جگہ جگہ تقریریں ہورہی ہیں تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ جس کا دل چاہا اس مقرر کے کان پکڑ لیے؟ یہ روحانی ہسپتال ہے، یہاں کسی مریض کو اس کی اجازت نہیں ہے کہ وہ مجھے مشورہ دے، اگر کسی کو فائدہ ہوتا ہے تو رہو نہ فائدہ ہوتو جاؤ، خواجہ صاحب کا شعر ہے ؎

جائے جسے مجذوب نہ زاہد نظر آئے
بھائے نہ جسے رند وہ پھر کیوں اِدھر آئے
فرزانہ جسے بننا ہو جائے وہ کہیں اور
دیوانہ جسے بننا ہو بس وہ ادھر آئے
سو بار بگڑنا جسے منظور ہو اپنا
وہ آئے یہاں اور بچشم و بسر آئے

اختر تمہارا محتاج نہیں ہے، میری عزت اللہ کے ہاتھ میں ہے، شمس الدین تبریزی کو ایک ہی خلیفہ ملا مولانا جلال الدین رومی لیکن ساری دنیا میں ان کا ڈنکا پٹ گیا۔ بیس سال سے میں اپنی تقریر پر لوگوں کا شکریہ سن رہا ہوں اور دعائیں لے رہا ہوں۔ بیس سال میں مجھے پہلی مرتبہ ایسا ٹیلی فون ملا کہ اپنی تقریر میں تم حسن کے جو پرخچے اڑاتے ہو اور حسن کا پوسٹ مارٹم کرتے ہو

اس سے تو عورت کی بے حرمتی ہوتی ہے۔

حسنِ فانی کا پوسٹ مارٹم کرنا کسی کی بے حرمتی نہیں

کیا یہ عورت کی حرمت ہو رہی ہے کہ وہ سڑکوں پر ننگی پھر رہی ہیں؟ میرا مقصد بے پردہ پھرنے والی عورتوں کے حسن کا پوسٹ مارٹم ہوتا ہے تاکہ لوگ ان کے چکر میں پھنس کر برباد نہ ہوں۔ میں حسنِ مجازی کے پوسٹ مارٹم میں لڑکوں کو بھی شامل کرتا ہوں، بہت سے لوگوں کو نوجوان لڑکوں سے عشق بازی کا مرض ہے، ان کے گال اور کالے بال بھی اس میں شامل ہیں، بوڑھا ہونے کے بعد ان جوانوں میں کیا رہے گا، اس پر میرا شعر ہے ؎

کمر جھک کے مثلِ کمانی ہوئی
کوئی نانا ہوا کوئی نانی ہوئی

اس شعر میں کسی کی بے حرمتی ہو رہی ہے؟ میں اس عورت سے جس نے مجھے یہ فون کیا تھا کہوں گا کہ قونیہ میں مولانا رومی کی قبر پر جا کر یہی بات کہہ دے جو مجھ سے فون پر کہی کہ حسنِ فانی کا پوسٹ مارٹم کرنے سے عورت کی بے حرمتی ہو رہی ہے۔ اب حسنِ فانی کے زوال پر مولانا رومی کا بھی شعر سنیئے ؎

زلفِ جعد و مشکبار و عقل بر
آخر او دم زشت پیر خر

اے انسانو، اے ایمان والو! جن کی زُلف کالی ہے، گھنگھریالی ہے، مشک بار ہے، مشک کی خوشبو آرہی ہے، عقل بر ہے، عقل کو اُڑا لے جا رہی ہے، ان پر ایمان مت دو، ان پر جان مت دو، جب یہ کالی زلفوں والی عورتیں بڈھی ہوجائیں گی تو ان کی چٹیا بڈھے گدھے کی دُم معلوم ہوگی۔ یہ کس کا کلام ہے؟ اختر، جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کے فارسی شعر کا ترجمہ پیش کر رہا ہے کہ خبردار! کسی کی کالی زلفوں پہ مت جانا، بڑھاپے میں اُن کی یہ چٹیا بڈھے گدھے

کی دُم معلوم ہوگی۔

آخر او دم زشت پیر خر

یہاں پیر کے معنیٰ بڈھا ہے اور خر کے معنیٰ گدھا۔ کس پر ایمان دے رہے ہو، کہاں جان دے رہے ہو۔ اب اس پر بھی کہہ دو کہ بھئی اب ہم مولانا رومی کی کتاب بھی نہیں پڑھیں گے کیوں کہ اس میں بھی عورت کی بے حرمتی نظر آ رہی ہے، ارے اپنا احترام لے کر تم یہاں سے کہیں اور چلی جاؤ، مجھے نہیں چاہیے ایسی سامعات، نہ ایسے سامعین جن کی کھوپڑی میں اتنی بھی عقل نہ ہو، ایسے نادانوں کو مجھ سے فائدہ نہیں ہوگا، وہ بلاوجہ اپنی زندگی ضائع کرتے ہیں، میں اس عورت سے کہتا ہوں کہ خبردار وہ ہمارے یہاں نہ آئے۔ بتاؤ! مولانا روم کے اس شعر سے نوجوانوں کو عقل آتی ہے یا نہیں؟ بتاؤ! ایسے شعر سے امت کے ایمان کی حفاظت ہوتی ہے یا نہیں؟

متقی شوہر بیوی سے زیادہ محبت کرتا ہے

اب میں ایک بات اور بتادوں اگر تمہارے شوہر بھی یہ شعر سن لیں تو اپنی بیوی کو تھوڑی حقیر سمجھیں گے، ارے ان کی نظر غیروں سے بچ جائے گی، یاد رکھو ان اشعار سے، میری تقریروں سے اور خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے جس کا شوہر جتنا زیادہ اللہ والا بنے گا اُس کو اِن بے پردہ پھرنے والی عورتوں کے بالوں اور گالوں سے نفرت ہو جائے گی اور تمہارا شوہر تمہاری عزت کرے گا۔ یہ مسئلہ بتا رہا ہوں کہ شوہر جتنا متقی ہوتا ہے اتنی اس کو اپنی بیوی سے محبت بڑھ جاتی ہے کیونکہ جب اس کے قلب میں دوسری عورتوں کے گال اور کالے بال سے نفرت ہوگی تو تمہاری قدر اور بڑھ جائے گی اور اگر تمہارا شوہر تاک جھانک کرے گا اور دوسری عورتوں کے حسن کا احترام کرے گا تو پھر سمجھ لو تمہارا کیا حشر ہوگا۔

بے وقوفی خدا کا قہر ہے

حد ہوگئی اس بدگمانی کی، اب اگر میں کہہ دوں کہ گناہوں سے، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے جو عیش وعشرت ملے تو ایسے عیش وعشرت پر لعنت ہے تو یہ عشرت صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، یہ کھڑے ہوجائیں اور کہہ دیں کہ صاحب آپ نے میری بے حرمتی کردی۔ ارے مضمون کو بھی تو سمجھو کہ کون سی عشرت پر میں لعنت بھیج رہا ہوں جو اللہ کی نافرمانی کے راستے سے حاصل ہو۔ بے وقوفی دراصل کسی گناہ کی سزا میں عقل پر خدا کا قہر ہے، عذابِ الٰہی ہے، اس بے وقوفی کا کوئی علاج نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک بے وقوف سے بھاگے جارہے تھے، ایک امتی نے کہا حضور آپ اس کی بے وقوفی دور کردیجئے، آپ کوڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہیں تو وہ اچھا ہوجاتا ہے، اندھے پر ہاتھ پھیرتے ہیں تو اس کو آنکھیں مل جاتی ہیں اور آپ سفید داغ والوں کو بھی اچھا کردیتے ہیں لیکن یہ کیا بات ہے کہ آپ بے وقوف سے بھاگے جارہے ہیں، آپ اس پر بھی ہاتھ پھیر دیجئے اس کی بے وقوفی دور ہوجائے گی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ بے وقوفی اللہ تعالیٰ کا عذاب اور قہر ہے، خدا کا قہر جب ہی ہٹے گا جب یہ توبہ کرے گا۔ لہٰذا میں نے کہہ دیا کہ آج سے مجھے کوئی صاحب ایسا ٹیلیفون نہیں کریں گے، نہ ایسا خط لکھیں گے، میری اصلاح کے لیے میرا شیخ کافی ہے، تم میری اصلاح کی فکر چھوڑ دو، اگر آپ کو میری ڈاکٹری کام نہیں دے رہی ہے تو میرا مستشفیٰ، میرا ہسپتال، میری خانقاہ چھوڑ کر دوسری خانقاہوں میں چلے جاؤ ورنہ ایسے مریض کو کبھی شفاء نہیں ملے گی جو ڈاکٹروں کی اصلاح کرنے لگے۔

شیخ پر اعتراض کرنا محرومی کی علامت ہے

ملا علی قاری فرماتے ہیں:

﴿مَنِ اعۡتَرَضَ عَلٰی شَیۡخِهٖ وَنَظَرَ اِلَیۡهِ اِحۡتِقَارًا لَا یُفۡلِحُ اَبَدًا﴾

(المرقاۃ، ج: ۱، ص: ۳۷۴)

جس نے دینی مربی پر اعتراض کیا اور اس کو حقیر سمجھا اس کو کبھی فلاح نہیں مل سکتی۔ حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس کو اپنے دینی مربی سے جتنا نیک گمان، جتنا ادب، جتنا اکرام ہوگا اتنا ہی زیادہ اس کو فائدہ پہنچتا ہے۔ یہ راستہ اللہ والوں کا ہے، یہ روحانی راستہ ہے، یہ جو عام لیڈر قسم کے مقررین پھر رہے ہیں اور چند تقاریر کر کے بزرگ بن بیٹھے ہیں مگر کسی بزرگ سے اصلاح نہیں کرائی اس قسم کے لوگوں کو بزرگوں کی ہر بات پر اعتراض ہوتا ہے، ان کی گھٹی میں شروع ہی سے بدتمیزی پلائی جاتی ہے، اعتراض کرنا ان کا عین دین ہوتا ہے، صحابہ سے لے کر انبیاء تک کسی کو نہیں چھوڑتے، سب پر اعتراض کرتے ہیں کہ اِن میں یہ خرابی ہے اُن میں وہ خرابی ہے، ہمارے بزرگوں کا راستہ ادب کا راستہ ہے، اس قسم کے لٹریچر پڑھنے لکھنے والوں کا راستہ نہیں ہے ؎

اے خدا جوئیم توفیقِ ادب\
بے ادب محروم ماند از فضلِ رب

اے اللہ ہم آپ سے ادب کی توفیق مانگتے ہیں کیونکہ بے ادب اللہ کے فضل سے محروم ہوتا ہے۔

عشقِ مجازی کا علاج

اب عشقِ مجازی کا علاج بتاتا ہوں۔ بتاؤ وہ لڑکا جو چھ مہینے سے بے نمازی ہوگیا تھا، چہرہ پیلا ہوگیا تھا، ہڈیاں نکل آئی تھیں اگر میرے پاس نہ آتا تو مر نہ جاتا؟ پھر میں نے اس کو علاج بتایا، عشقِ مجازی کا مرض بڑی مشکل سے نکلتا ہے، جان لیوا ہے، قبرستان تک پہنچا دیتا ہے لہٰذا سب لوگ سن لیں عشقِ مجازی کا علاج! حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

رحمۃ اللہ علیہ نے ایک علاج بتایا کہ اگر کسی حسین پر نظر پڑ جائے اور اس کی محبت دل سے نہ نکل رہی ہو تو عشقِ مجازی، غیر اللہ کی محبت کو دل سے نکالنے کا علاج سن لیجئے۔ نمبر ا صاف کپڑے پہن کر، عطر لگا کر پانچ تسبیح لا الٰہ الا اللہ کی پڑھیں، جب لا الٰہ پڑھیں تو دل میں خیال کریں کہ دل میں جتنے غیر اللہ کے بت گھسے ہیں سب کو میں نے دل سے نکال دیا اور جب الا اللہ کہیں تو خیال کریں کہ دل میں اللہ کا نور آ گیا اور میری لا الٰہ عرشِ اعظم پر پہنچ کر اللہ سے مل گئی۔ مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے کہ جب بندہ زمین پر لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے تو یہ لا الٰہ الا اللہ ساتوں آسمان پار کر کے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتی ہے۔ مشکوٰۃ شریف کی روایت ہے:

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ﴾

(المشکوٰۃ، کتاب الدعوات، ج:۲، ص:۱٦۷، المکتب الاسلامی)

تو جس کو لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی توفیق ہو جائے تو وہ سمجھ لے کہ اس بہانے مولیٰ کریم سے ہماری ملاقات ہو رہی ہے، ہم ان تک نہ جا سکے تو ہمارا کلمہ تو اللہ سے مل رہا ہے، عاشقوں سے پوچھو اس کی قدر ؎

بس ہے اپنا ایک نالہ بھی اگر پہنچے وہاں
گرچہ کرتے ہیں بہت سے نالہ و فریاد ہم

ان شاء اللہ لا الٰہ الا اللہ کے کلمہ کی برکت سے کچھ ہی دن میں دل کی کایا پلٹ جائے گی، اگر پاگل بھی ہو گیا ہو گا تو ویلیم فائیو ویلیم ٹین سب چھوٹ جائیں گی اور اللہ کے نام سے نیند بھی آنے لگے گی۔ نمبر۲ تصور کرو کہ ہم مر چکے ہیں اور جن اعضاء سے گناہ کیا جاتا ہے قبر میں ان اعضاء کو جراثیم اور کیڑے کھا رہے ہیں اور اس لڑکے کا یا اس عورت کا تصور کرو کہ قبر میں ان کے اعضاء پر بھی ہزاروں کیڑے لپٹے ہوئے ہیں۔ دیکھو! میں ہمیشہ لڑکا اور لڑکی دونوں کے حسنِ فانی کے انجام کو بیان کرتا ہوں، نہ جانے کون سی ایسی پاگل اور احمق ہے جس کو یہ

محسوس ہوا کہ حسنِ مجازی کا انجام بیان کرنے سے عورتوں کی بے حرمتی ہوتی ہے کہ ان کے گالوں کی توہین نہ کیجئے۔ تو اس معشوقہ یا معشوق کے بارے میں سوچو اور اپنے بارے میں بھی سوچو کہ ایک دن قبرستان میں کیا حال ہوگا، آنکھیں کیڑے لیے پھر رہے ہوں گے، گال کو کیڑے کھا رہے ہوں گے ایک ایک بال کو کیڑے لیے چکر لگا رہے ہوں گے، معشوق ہو یا معشوقہ سب کے جسمانی اجزا بکھر جائیں گے، یہ میں بے پردہ پھرنے والیوں کے لیے کہہ رہا ہوں کہ ان کے چکروں میں مت آؤ، ان شاء اللہ تعالیٰ اس مراقبے سے حرام جگہ سے بچنے کے لیے دل میں قوت آجاتی ہے، میں حلال سے منع نہیں کرتا، بے شک حلال بیوی کا خوب محبت سے حق ادا کرو، بس حرام سے بچو۔ میرا شعر ہے ؎

جب نہیں دی مجھے حلال کی مے
کیوں پیوں چھپ کے میں حرام کی مے

جن کی شادیاں نہیں ہوئیں یا ان کی بیوی بیمار ہوگئی یا بڈھی ہوگئی تو وہ اِدھر اُدھر دیکھ کر نظر خراب نہ کریں۔ تو علاج نمبر ایک کیا ہے پانچ تسبیح لا الٰہ الا اللہ کی پڑھنا، درمیان درمیان میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھ کر کلمہ پورا کرلیں ان شاء اللہ اس کی برکت سے قلب غیر اللہ سے پاک ہوجائے گا اور اللہ کی محبت سے بھر جائے گا۔ نمبر دو اپنے بارے میں بھی سوچیں کہ ایک دن مر کر قبر میں جانا ہے اور وہ معشوق یا معشوقہ بھی قبر میں جائے گی، دونوں کے جسم بگڑ گئے، مٹی ہوگئے، اب قبر کھود کر دونوں کی مٹیوں سے پوچھ لو، عاشق صاحب کی بھی اور معشوق صاحب کی بھی کہ ارے مٹیو! تمہاری وہ تمام چُمّے چاٹیاں کہاں چلی گئیں، تمہارے وہ اعضاء معصیت کہاں چلے گئے، تم دنیا سے لعنت لے کر گئے ؎

نیکواں رفتند و سنت ہا بماند
و از لئیماں ظلم و لعنت ہا بماند

نیک بندے دنیا سے چلے گئے اور ان کی سنتوں اور طریقوں کا ذکر ہورہا ہے، اور کمینے بندے اور کمینی نالائق عورتیں چلی گئیں اور ان کے گناہ و بدکاری کے چرچے ہورہے ہیں اور ان پر لعنت برس رہی ہے۔ دیکھو فلم ایکٹروں کا کیا حال ہے، یہ ننگی پھرنے والی عورتیں کتنے لوگوں کو بدنظری کی دعوت دے رہی ہیں، یہ ساری لعنتیں ان پر بھی پڑیں گی، جتنے مردوں نے انہیں بری نظر سے دیکھا یہ گناہ ان عورتوں کے سر بھی جائے گا جو اپنے کو بے پردہ دِکھا رہی ہیں۔

عشقِ مجازی سے نجات کا علاج نمبر۳ یہ ہے کہ یہ مراقبہ کرو کہ قیامت قائم ہے اور اللہ تعالیٰ پوچھ رہے ہیں کہ تم نے اپنی جوانی کہاں ضائع کی؟ آنکھوں کو کہاں استعمال کیا؟ تمہیں یہ آنکھیں تمہارے ماں باپ نے دی تھیں یا میں نے ماں کے پیٹ میں تمہاری آنکھ بنائی تھی اور اس میں روشنی کا خزانہ رکھا تھا۔ تمہارے یہ ہونٹ بھی قیامت کے دن بولیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَلۡیَوۡمَ نَخۡتِمُ عَلٰۤی اَفۡوَاهِهِمۡ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَيۡدِيۡهِمۡ وَ تَشۡهَدُ اَرۡجُلُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ﴾

(سورۃ یٰس، آیۃ: ۶۵)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زبان پر مہر لگادیں گے اور ہاتھ اور پاؤں بولیں گے اور کیا کہیں گے؟ سنو مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا نقشہ کھینچا ہے، فرماتے ہیں ؎

دست گوید من چنیں دُزدیدہ ام
لب بگوید من چنیں بوسیدہ ام

ہاتھ کہے گا اے اللہ ہم جیب کاٹا کرتے تھے، چوری کرتے تھے، ہونٹ گواہی دیں گے کہ ہم نامحرم عورتوں کا اور حسین لڑکوں کا چما لیا کرتے تھے۔ اب جاؤ ترکی، قونیہ میں مولانا رومی کی قبر پر اور مولانا رومی سے بھی کہہ دو کہ انہوں نے

بھی حسن کی بے حرمتی کر دی۔

لب بگوید من چنیں بوسیدہ ام

ہونٹ بولیں گے کہ اے خدا یہ کمبخت ان ہونٹوں سے نامحرم لڑکیوں کا اور حسین لڑکوں کا چما لیا کرتا تھا، تب پتہ چلے گا قیامت کے دن کہ تمہارے ہونٹوں کا کتنا احترام ہو رہا ہے، جب تم سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہیں نہیں معلوم تھا کہ

جو کرتا ہے تو چھپ کے اہلِ جہاں سے
کوئی دیکھتا ہے تجھے آسماں سے

بدفعلی سے بچنے کا واحد راستہ حسینوں سے دوری ہے

تو تین نسخے ہوگئے اور چوتھا نسخہ ہے کہ حسینوں کے قریب نہ رہو چاہے لڑکا ہو یا لڑکی کیونکہ سعدی شیرازی فرماتے ہیں کہ جب کیچڑ زیادہ ہوتی ہے تو ہاتھی بھی پھسل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لَا تَفْعَلُوا الزِّنَا زِنا مت کرو نہیں فرمایا بلکہ کیا فرمایا؟ لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا زِنا کے قریب بھی مت جاؤ کیونکہ انسان کی فطرت ہے کہ حسینوں کے قریب رہے گا تو ایک دن بدفعلی میں بھی مبتلا ہو جائے گا۔ اب اگر کوئی لڑکی کو پی اے رکھ لے تو اس کے عشق سے بچ سکے گا؟

یاد رکھیے! حسن سے دور رہیے، لڑکا ہو یا لڑکی وہاں سے بھاگیے ورنہ بچیں گے نہیں، بار بار بتلا رہا ہوں کہ جو لوگ لڑکی اور لڑکوں سے قریب رہے آخر کار گناہ میں پکڑے گئے اور ڈاڑھیوں کی عزت بھی ختم ہوئی۔ اس لیے اپنی ہمت پر گھمنڈ نہ کریں کہ ہم گناہ میں ملوث نہیں ہوں گے جبکہ اللہ تعالیٰ ہم کو کمزور قرار دے رہے ہیں:

﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا﴾

(سورۃ بقرۃ، آیۃ: ۱۸۷)

اللہ کی مقرر کردہ حدود کے قریب نہ رہنا کیوں کہ تم کمزور ہو لہٰذا جو پہلوانی

دکھائے گا شیطان اس کا منہ کالا کردے گا، ایک دن میں نہ سہی چھ مہینے بعد سہی، آہستہ آہستہ اس کی محبت کا زہر گھسے گا اور پھر اسی لڑکی یا لڑکے کے ساتھ بدفعلی کرتا پکڑا جائے گا اس لیے حسینوں سے دور رہو، لڑکیوں سے دور رہو، امرد لڑکوں سے دور رہو بلکہ چھوٹی چھوٹی ڈاڑھی والے لڑکوں سے بھی دور رہو جن کو دیکھ کر میلان ہوتا ہو۔

صحبت اہل اللہ کی نعمت

اور دوستو پانچواں نسخہ بڑا مزے دار ہے، اس میں کوئی محنت بھی نہیں ہے اور بہت پُرلطف بھی ہے، وہ کیا ہے؟ جس اللہ والے سے آپ کو محبت ہو، مناسبت ہو، اس کی صحبت میں جانا اور بیٹھنا ہو اس سے اصلاحی تعلق قائم کرلیں، آپ بتایئے جس کو کسی دینی مربی سے محبت ہے اس کو دیکھنے میں مزہ آتا ہے یا نہیں؟ ارے اتنا مزہ آتا ہے کہ مفتی محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے بانی، بہت بڑے حافظ، عالم اور مفتی حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے ہیں کہ اے میرے شیخ! اگر میں ایک نظر آپ کو دیکھ لوں اور اس کے بعد ہزار سال سجدۂ شکر میں سر رکھوں تو بھی اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا حق ادا نہیں ہوسکتا، تو یہ پانچواں نمبر جو ہے یعنی صحبتِ اہل اللہ یہ دین کی روح ہے، دین اسی سے پھیلا ہے، اکبر الٰہ آبادی کہتے ہیں ؎

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

سن لیجئے اسلام پھیلا ہی نظرِ نبوت سے ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر سے دین پھیلا، اس کے بعد صحابہ کی نظر سے دین پھیلا، اس کے بعد تابعین کی نظر سے دین پھیلا، اس کے بعد آج تک اولیاء اللہ کی نگاہوں سے دین پھیل رہا ہے اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ بس مضمون ختم ہوگیا۔

پاکستان اسلامی سلطنت ہے

۱۴/اگست کو یہاں ایک پروگرام بنایا گیا تھا چونکہ آج کل لوگ نظام نہیں سمجھتے پروگرام سمجھتے ہیں اس لیے مجبوراً انگریزی بولنی پڑتی ہے لہٰذا آپ سب لوگوں کو مشورہ دے رہا ہوں کہ میرا ۱۴/اگست کا کیسٹ کسی طرح سے حاصل کرو، اس میں میں نے دلیل سے جواب دیا ہے کہ پاکستان اسلامی سلطنت ہے۔ حکیم الامت مجدد الملت اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو مفتی محمد شفیع صاحب جیسے علماء کے شیخ ہیں کہ اسلامی سلطنت کی تعریف یہ ہے کہ وہاں کا بادشاہ یعنی سربراہِ مملکت مسلمان ہو اور اسلامی قانون جاری کرنے کی قدرت رکھتا ہو، پھر وہ اپنی بشری وایمانی کمزوری سے کسی بڑی مملکت سے ڈر جائے یا اپنے ملکی حالات سے ڈر جائے اور اسلامی احکامات نافذ نہ کرسکے تو وہ سلطنت اسلامی ہی رہے گی کیونکہ اس نے اپنی قدرت کو استعمال نہیں کیا تو وہ مسلمان بادشاہ یا وزیرِ اعظم یا صدر قدرت کے استعمال نہ کرنے کا تو مجرم ہوگا لیکن وہ مملکت اسلامی ہی رہے گی جہاں حکمران کو اسلامی قانون نافذ کرنے کی قدرت حاصل ہو۔ اس تعریف سے تمام ممالک جہاں کے حکمران مسلمان ہیں وہ سب اسلامی مملکتیں ہیں۔ لہٰذا پاکستان اسلامی مملکت ہے اور ہمارے ان وزراء اعظم کو قدرت ہے یا نہیں؟ اس پاکستان کی ایک انچ زمین کے لیے جان دینا شہادت ہے، پاکستان بزرگوں، اولیاء اللہ کے آہ ونالوں اور دعاؤں سے بنا ہے، وہ علماء اور اولیاء اللہ میرے سامنے ہیں جنھوں نے اس کے بنانے میں محنتیں کیں، ان میں میرے شیخ شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ اس سلطنت کی حفاظت فرمائے اور ہمیں ہندو کی غلامی سے بچائے۔ بعض بے وقوف ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اس سے تو اچھا ہے اس وطن کو ہندو لے لیں لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کتنا بڑا جملہ ہے یہ، خدا ان کو

توبہ کی توفیق نصیب کرے اور انہیں معاف کردے ورنہ یہ بہت خطرناک جملہ ہے۔

صلہ رحمی کے حق دار کون ہیں؟

ایک بات اور عرض کرنا ہے کہ صلہ رحمی کا بھی خاص خیال رکھو، آج کل اس معاملہ میں لوگوں میں بہت لاپرواہی پائی جاتی ہے:

﴿وَاتَّقُوا اللہَ الَّذِیْ تَسَاءَ لُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ﴾

(سورۃ نسآء، آیۃ: ۱)

ارحام رحم سے ہے، عام لوگ اپنے ہی ماں باپ سے نیک سلوک کرنے کو صلہ رحمی سمجھتے ہیں لیکن علامہ آلوسی السید محمود بغدادی تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ شادی ہوجانے کے بعد بیوی کے ماں باپ بھی صلہ رحمی یعنی خونی رشتوں کے برابر ہوجاتے ہیں یعنی جس طرح اپنے ماں باپ کا ادب لازم ہے اور جیسے اپنے ماں باپ اور دادا دادی کے حقوق ہوتے ہیں ایسے ہی بیوی سے جو رشتے بنتے ہیں ان کا حق بھی ویسا ہی ہوجاتا ہے یعنی وہ بھی صلہ رحمی میں داخل ہوجاتے ہیں، اب تفسیر روح المعانی کی عبارت عرض کرتا ہوں:

﴿اَلْمُرَادُ بِالْاَرْحَامِ الْاَقْرِبَاءُ مِنْ جِھَۃِ النَّسَبِ وَمِنْ جِھَۃِ النِّسَآءِ﴾

(روح المعانی، ج:۴، ص:۱۸۵، داراحیاء التراث العربی)

یعنی وہ رشتہ دار جو خاندانی نسب سے ہیں اور جو رشتے بیوی سے بنتے ہیں وہ صلہ رحمی میں شامل ہیں۔

زبان قابو میں رکھیں

دوسری بات یہ کہ بات چیت کو درست کرو:

﴿وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا﴾

(سورۃ الاحزاب، آیۃ: ۷۰)

یعنی غصے کی کوئی بات منہ سے مت نکالو ورنہ بعد میں روتے روتے ناک میں دم ہو جاتا ہے اور جس کا کوئی علاج بھی نہیں ہوتا لہٰذا جو بات کہو ایسی کہو جس سے جوڑ پیدا ہو، ایسی دل دُکھانے والی بات مت کرو جس سے توڑ پیدا ہو۔

نکاح کرنا کب سنت ہے؟

اور آخری بات یہ کہ نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نکاح نہیں کرے گا فَلَیْسَ مِنِّیْ اس سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے، اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو قدرت رکھتے ہوئے بھی نکاح نہ کریں اور اگر کوئی معذور ہے، مجبور ہے، بیوی کو روٹی کپڑا نہیں دے سکتا، مکان نہیں ہے، اس کا رشتہ ہی نہیں لگتا یا زیادہ بڈھا ہو گیا ہے کہ جہاں بھی رشتہ دیتا ہے تو وہاں بڈھی ملتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ مجھے ایسی سے مناسبت نہیں ہے تو ایسی صورت میں نکاح کرنا سنت نہیں رہتا۔ بہت سے اولیاء اللہ ایسے بھی گذرے ہیں جنہوں نے شادی نہیں کی جیسے حضرت بشر حافی، مسلم شریف کی شرح لکھنے والے شیخ محی الدین ابو زکریا نووی اور علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ لہٰذا کسی کو حقیر بھی نہ سمجھو یعنی جس کی شادی نہ ہو تو یہ نہ سمجھو کہ یہ سنت کا تارک ہے، بہت سے اولیاء اللہ بھی ایسے معذور ہوئے ہیں جنہوں نے مجبوراً شادی نہیں کی، تو یہ سمجھ لو کہ ان کو کوئی مجبوری ہوگی۔

اچھا اب دعا کرتا ہوں کہ جو کچھ کہا گیا اور سنا گیا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.